اداریہ

(EDITORIAL)

پردہ کے بڑھتے جہات

اس صفحہ پر پردہ کے سلسلہ میں کچھ عرض کیا جا چکا ہے۔ احساس ہوتا ہے کہ پردہ تو ہمہ گیر اور ہمہ جہت ہے، ہر شعبۂ حیات پر چھایا ہوا ہے، اس کے لئے، ایک صفحہ پر بس کرنا کہاں کا انصاف ہے۔ پھر 'شعاع عمل' کے صفحات پر 'اثبات پردہ' کی قسط جاری ہے۔ اس صفحہ پر کچھ مزید گذارش کرنا بے محل نہ ہوگا۔ اس سے قطع نظر کہ دنیا نے ایک خاص مذہب اور ایک صنف سے مخصوص کرا سے دانشوری اور روشن خیالی کے سراسر خلاف باور کرانے کا در پردہ ٹھیکہ لے رکھا ہے۔ آج 'ترقی یافتہ' دانشوری بھی قدم قدم پر پردہ کا خیال رکھتی ہے ہر بیش قیمت، ہر قابل احترام، ہر لائق عزت، ہر نزاکت پناہ کے لئے اپنے اپنے طور سے پردہ کا وہ اہتمام کیا جاتا ہے کہ خدا کی پناہ۔ یہاں تک کہ حساس معلومات کو کتنے ہی دبیز پردوں میں رکھا جاتا ہے، سبھی پر کھلا ہے، اور اکثر و بیشتر اس پر انگلی بھی نہیں اُٹھائی جاتی۔

آج کے ابلاغ ونقل وحمل کے ترقی کے دور میں بھی کوئی بھی معقول شخص اپنی نجی معلومات کو پردہ میں ہی رکھنا چاہتا ہے، کسی بھی قیمت پر انہیں نامحرم راز کے ہاتھ لگنے دینا نہیں چاہتا۔ یہی نہیں آقایان علم وفن حسب دستور قدیم عام زبان سے الفاظ مستعار لے کر ان پر اپنے مخصوص مفاہیم کا پردہ ڈال دیتے ہیں اس طرح اپنے 'محبوب' الفاظ کو اپنے شعبۂ علم وفن سے نامحرم عوام کی دسترس سے دور کر دیتے ہیں (اصطلاحات کے نام پر)۔ ہم بہر حال نہیں کہہ سکتے کہ یہ دانشورانہ تنگ نظری ہے یا اختصاص پسندی ہے، یہ مملکت علم وفن کی سرحدوں کی سیل بندی ہے یا طہارت علم وفن کے لئے کوئی بیش بندی۔

علوم وفنون کی ترقی کے ساتھ یہ رفتار ابھی تک نہ صرف برقرار ہے بلکہ اس نے پردہ کو نئے نئے جہات وانداز دئے ہیں۔ حالیہ تہذیبی یلغار میں جس کلچر کو قہر وغلبہ حاصل ہے اس کی 'بے حجابی' (عریانیت کو شرماتی ہوئی) اپنی جگہ مگر اسے حالات کی ستم ظریفی نہ کہیں تو کیا کہیں کہ تفریح کے حوالہ سے جہاں محبوب کی عام نمائش کی جاتی ہے اسے پردہ (سیمیں silver Screend) کا نام دیا گیا ہے۔ (اس پردہ کا اچھا رخ بھی ہے)۔ خیر جہاں جہاں پردہ کا معقول رخ ہے ہم اس کا فیور کرتے ہیں اور اسے انسانیت کی علامت اور سراسر فطری سمجھتے ہیں۔ اس پردہ کا سرا جناب آدمؑ وحواؑ کے زمین پر تشریف لانے پر اس (اغلباً) اولین اقدام سے ملتا ہے کہ انہوں نے پتوں کے ذریعہ اپنی شرمگاہوں کا پردہ کیا تھا۔ پردہ نے تو بہت سے خدائی کام کئے ہیں اور کرتا ہے۔ اس قادر مطلق نے اپنے محبوب کے نور کو حجابوں میں رکھا اور آج بھی اپنی آخری حجت کو پردۂ غیبت میں رکھے ہوئے ہے۔ اس پردہ کو ہمارے محترم قارئین بخوبی سمجھتے ہوں گے کہ ہماری نگاہوں پر پردہ ہے جو امامؑ ہماری نظروں سے اوجھل ہیں ورنہ امامؑ کے لئے یہ پردہ نہ حاجب ہے، نہ کوئی قید خانہ، نہ ہی مانعِ راہ ونظر۔

اس دعا کے ساتھ اپنے قلم کو گور کے پردہ میں رکھتے ہیں۔

جلد آجلد نہ کر دیر اب آنے والے
کہ گماں کرتے ہیں کچھ اور زمانے والے

م۔ر۔عابد